جلد ۵ | یوم دو شنبہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۱۴ مئی ۱۹۰۰ عیسوی | نمبر

## مقدمۃ الجیش

### زندگی کا بھروسہ کیا

انسان کو کسی صورت سے غافل نہیں رہنا چاہئے حضرت [illegible] موجودہ زمانہ میں [illegible] نے طاعون سفینہ جنگ وغیرہ کو اپنا نائب بنا لیا ہے۔ انسان کی حسرتیں دل ہی دل میں رہ جاتی ہیں اور موت اپنا کام کر جاتی ہے چنانچہ حال ہی کا ذکر ہے کہ سوم رجمنٹ بمبئی رسالہ کے کپتان [illegible] جانگیر [illegible] پر سوار ہو کر [illegible] تھے۔ اسی خیال میں تھے کہ ابھی [illegible] اور [illegible] ہو کر [illegible] ان کا خیال سلسلہ ابھی یہیں تک پہنچنے پایا تھا کہ ملک الموت [illegible] خان نے گردن آ پکڑی اور موت کی [illegible] عدم آباد پہنچا دیا۔

## چوری اور سینہ زوری

لوگ بھی عجب بگڑے دل ہوتے ہیں نمک حرامی کریں جرم بھی کریں لیکن الٹے [illegible] ایک تجربے علی پور کے متصل قصبہ موگرا ہاٹ کے باشندوں نے ناجائز طور پر نمک کی تجارت شروع کر دی۔ انسپکٹر صاحب اس ناجائز کارروائی کو روکنے کیلئے وہاں گئے تو لوگ الٹے بگڑ بیٹھے۔ بالآخر پولس اور [illegible] سے انسپکٹر [illegible] اور [illegible] ساتھیوں کی خوب [illegible] کی۔ اب فرمائیے اس [illegible] دلیری کا کیا علاج ان سے یہ ہوا کہ اپنی تقصیر کی معافی مانگتے بلکہ ان کی شامت نے جو [illegible] تو جھگڑ بیٹھے۔ خیر [illegible] کہاں [illegible] کئے کی سزا [illegible] ۹ بلوائی گرفتار ہو کر علی پور لائے گئے ہیں عنقریب انکے مقدمہ کا [illegible]

[illegible] حال [illegible]

## فیاضی اسکا نام ہے

خداوند کریم اعلیحضرت خلیفۃ المسلمین سلطان المعظم غازی عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ و شوکتہ کا سایہ عاطفت جمیع اہل اسلام کے سر پر دائم قائم رکھے۔ جلالتمآب نے اپنی ممالک میں جس ہمدردی و فیاضی سے غرباء کی مدد کی وہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ یہودی مہاجرین کے ساتھ جو سلوک کیا گیا وہ اظہر من الشمس ہے۔ لیکن یہ ہمدردی سلطنت عثمانیہ ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ ہندوستان کے قحط زدوں اور مستورات پر بھی آپکا سایہ عاطفت پھیلا ہوا ہے۔ چنانچہ اعلیحضرت نے عمائدین و رؤسائے قسطنطنیہ سے امداد قحط ہند کا ایک چندہ قائم کرنے کی درخواست کی ہے [illegible] آپ نے اس چندہ میں [illegible] معقول رقم عطا فرما کر اس چندہ کا افتتاح کیا۔ [illegible]

[illegible] سلطان المسلمین [illegible] آمین!

## نیچریون کی دم مین نمدا

خدا بھلا کرے ان مردودون کو مذہب اسلام سے کہانتک عداوت ہے کہ جب دیکھو مذہب اسلام ہی پر آڑے آتے ہین کوئی بات اسلام کی دشمنی کی ایسی نہین جو ان نیچریون نے اوٹھا رکھی ہو اکثر نیچری ایسی باتون مین سواد اعظم کی مخالفت مین ہوا اب اور بکواس گے کر گئے اور کل بے پردگی کرتے ہین اب نیچر نہین تو بے پردگی کے پیچھے پڑے ہوئے ہین کہ پردہ کوئی اچھی چیز نہین ۔ کمبختون کو ایسا ہی ہے تو اپنی مان بہنون کے گھونگٹ اوٹھاتے پھرین مگر دوسرے مسلمانون نے ان کا کیا بگاڑا ہے جو انکے پیچھے پڑے ہوئے ہین ۔ پردہ چھوڑ دو ۔ نہین معلوم ان کو پردے کی برائیون کا ثبوت کس کتاب سے ہم پہنچا ہے کہ ہمارے سیدھے سادے مسلمانون کو کتابون کے حوالے دیکر بہکاتے ہین کتابون سے تو یہ ملعون کیا ثبوت پہنچا سکینگے ہر ناظرین کو پردے کی خوبیان عقلی طور سے بتانے ہین کیونکہ یہ لوگ دلائل نقلی سے تو کچھ غرض ہی نہین رکھتے لہذا ضرور ہوا کہ انکا منہ کالا کرنیکے لئے عقلی دلائل کا پورا پیدا کیا جائے ۔ دیکھین کہ کون نیچری ان باتون کو دلائل عقلی سے بیکار ثابت کر سکتا ہے اہل اسلام مین پردہ کا رواج اپنے مذہب کے موافق ہے صورت مین اہل اسلام کو پردہ سے منع کرنا گویا ان کو مذہب سے دست بردار کرانا ہے ۔ ایسی حالت مین کیا ضرورت ہے کہ صرف پردہ ہی کی برائی اور نکو بیان کی جائے ۔ بلکہ شروع سے عیسائیون کیطرح اونکے مذہب ہی کی نسبت یاوہ سرائی کیون نہین کرتے مگر کر ان نیچریون کی غرض یہ ہے کہ جو کچھ ظاہر ہے کو ظاہر کرتے ہین ۔ اسوجہ سے صاف صاف اپنی غرضون کو ظاہر نہین کر سکتے ۔ بلکہ ٹٹی کی اوٹ مین شکار کھیلتے ہین ۔ ان سمجھنے والا اچھی طرح سمجھ گئے کہ یہ اصل مین عیسائی ہین ان کو فریب دینے کی غرض سے اپنے کو مسلمان مشہور کر رکھا ہے

## ملاحظہ فرمائیے

پردہ ایک ایسی عمدہ چیز ہے جسکو قدرت نے خود اپنی مختلف صنعتون مین قسم قسم کی خوبیون سے اسکی ضرورت کو ظاہر فرمایا ہے ۔ اگر غور کیجئے تو قدرت کی ہر صنعت مین پردہ کی رعایت معلوم ہے ۔ انسان تو درکنار خداوند عالم نے چرند و پرند تک کی ترکیب مین پردہ کی رعایت رکھی ہے ۔ دیکھو گائے بھینس بکری وغیرہ کو اگر پردہ قدرت کے نزدیک اچھا نہ تھا تو انکے ستر کو کیون اونکی دمون سے چھپا دیا گیا کوئی شخص دنیا کے تمام چرند و پرند مین کوئی جانور بھی ایسا بتلا سکتا ہے جسکے ستر پر قدرت نے کوئی پردہ نہ رکھا ہو ہرگز نہین ۔ بعض جانورون مین اوس قادر توانا نے ایسی غیرت اور شرم ودیعت کی ہے کہ وہ باوجود جانور ہونیکے کسی گوشہ اور تنہائی کے مقام مین اپنی اپنی مادہ سے مقاربت کرتا ہے بلکہ اوس وقت اگر کوئی غیر جنس اوس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو اوسکو بہانتک ناگوار ہوتا ہے کہ اوسکی ایذا رسانی مین کوشش کرتے ہین ۔ سانپ جو ایک خبیث و موذی جانور ہے اوسکی بھی کیفیت ہے کہ ایسے وقت مین اگر کوئی غیر جنس اونکے نزدیک پہنچ جاتا ہے تو دونون نر و مادہ اوسکے پیچھے دوڑتے ہین اور حملہ کرتے ہین ۔ اگر قابو چل گیا تو بغیر ہلاک کئے نہین چھوڑتے اسیطرح کوئی پرند بھی ایسا نہین جسکے اندام نہانی کو قدرت نے اوسکے بال اور پرون مین چھپا نہ دیا ہو ۔ رہے آبی جانور وہ خود اپنی دمون کو اپنی ستر سے بلا ضرورت نہین ہٹاتے بلکہ ہمیشہ ستر پوشی کا خیال رکھتے ہین یہ تو مادہ حیوانون کی کیفیت تھی ۔ ہر قدرت نے پاکیزہ نباتون نے خود ایک جلی باریک پردہ عنایت کر دیا ہے جسبو ہر نباتات اونکی ترکیب مین بھی پردے کی رعایت مضمن کی گئی ہے دیکھو ہر درخت کی جڑ کو خداوند عالم نے زمین کے نیچے چھپا دیا ہر شاخ مغز کو چھلکون مین

## یہ پردہ نہین تو کیا ہی

غرضکہ کوئی مخلوق ایسی نہین جسکی ترکیب میں قدرت نے بغیر پردے کے رکھی ہو ۔ افسوس کہ دلی چوہے وغیرہ تو اپنے ستر چھپانے مین کوشش کرین اور یہ خبیث نطفۂ ناتحقیق نیچری انسان کے واسطے پردہ کی برائیان ثابت کرتے پھرین ۔ ان نیچریون اور بیشرمون سے تو جانور ہی اچھے ۔ اب رہی یہ بات کہ جانور پردہ مین کیون نہین بیٹھتے ۔ یہ اعتراض اول تو وہی شخص کریگا جو انہی کمبختون کی طرح عقل اور ایمان کے پیچھے لٹھ لئے پھرتا ہوگا تاہم سمجھنے اور سمجھانیکے لئے اسقدر کافی ہے کہ اگر انکی طرز معاشرت قدرت نے انسان کیطرح رکھی ہوتی تو ضرور وہ بھی پردہ نشینی اختیار کرتے اونکی ترکیب کے موافق جو پردہ مناسب تھا وہ اونمین موجود ہے ۔ افسوس اب بھی اگر یہ اپنی بے حیائی سے باز نہ آئین تو بات ہی دوسری ہے کیونکہ جانورون سے بدتر تو یہ اس حالت مین ثابت ہو چکے ۔ اب کونسا درجہ باقی ہے جو ان کو دیا جائے ۔

قلندر فقیر بکری اور بندرون کو تیار کر کر انسان کی عادتین سکھاتے ہین ۔ اور یہ خبیث انسان ہو کر جانورون سے بدتر ہوئے جاتے ہین ۔ کوئی مذہب اور کوئی ملت والا شخص پردہ کو کسی حالت مین برا نہین کہتا ۔ ان خبیثون نے خدا جانے کس سے تعلیم پائی ہے کہ تمام جہان کے خلاف کارروائی پر کمر باندھے مستعد ہین ۔

بھلا ان خبیثون سے کوئی یہ تو پوچھے کہ جب تم پردہ کو ناجائز بتلاتے ہو تو پھر کیون نہین اپنی پیاری عورتون کو بگٹنے کی جوت میدان مین نکال کر اون کی بیکنگ منک جلت پھرت اور لوگون کو دکھاتی بچارے سیدھے مسلمانون کو کیون بہکاتے ہو ۔ غیرت و حیا تو نام کو بھی نہ رہی ۔ نہ منہ نہ صحبت باقی ۔

## محرم کا عشرہ

مسلمانوں کو غم حسین منانے کی رسم و بکا کرنا یوں تو ہر دن اور ہر مہینہ میں مستحسن اور ثواب کا باعث ہے۔ علی الخصوص ماہ محرم ۔ اور اسمین بھی خاص کر کے عشرۂ محرم ۔ دنیا کے ہر طبقہ میں جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں عشرۂ محرم میں عشرہ کسی نہ کسی طرح سے اظہار غم حسین کرتے رہتے ہیں ۔ کہیں کھانا پکا کر مساکین کو کھلایا جاتا ہے ۔ کہیں قرآن مجید کا ختم ہوتا ہے کہیں مجلسیں ہوتی ہیں ۔ کہیں پیاسوں کو پانی پلایا جاتا ہے ۔ کوئی وعظ کرتا ہے غرض کہ جس سے جو ہوتا ہے وہ ان دنوں میں آپکے نام پر کرتا ہے اہل سنت بھی ان متبرک ایام میں اپنے اپنے حوصلہ کے موافق آپکے نام پر بہت کچھ خرچ کرتے ہیں مگر بعض رسم و رواج یہاں ایسے ترقی پکڑتے جاتے ہیں جو باعث تذلیل و تضحیک اسلام اور اہل اسلام ہیں ۔ یہاں بعض مسلمان عشرۂ محرم میں وہ وہ سانگ بھرتے ہیں کہ الٰہی توبہ ۔ کوئی تو مانگ بنا ہوا ہے ۔ دو چار عورتیں ساتھ میں گھوڑوں پر انگریزوں کے ناچ کی نقل ہوتی ہے اسکے ضمن میں قسم قسم کی بیہودہ حرکتیں دکھلائی جاتی ہیں ۔ کوئی کالا منہ کئے بجتے گدھے پر سوار ہے ۔ لڑکوں کا انبوہ ساتھ میں ہے اور قسم قسم کی اپنی جہالت کا اظہار کر رہا ہے ۔ کوئی مارواڑی بنا ہوا ہی کھاتہ کاغذ بیچ کھڑے پھرتا ہے کوئی تمام بدن میں کالک اور تیل لگائے ہوئے ہے ۔ کوئی جوگن بنا ہوا ناچ رہا ہے ۔ کوئی جوگی بنا ہوا اوسکی بلائیں لے رہا ہے اور صرف بلائیں نہیں بلکہ اوس کے ساتھ میاں بی بی کا سا اختلاط کرتا ہے ۔ کوئی مباشرت کی نقل کرتا ہے معاذاللہ من ذالک ۔ اب انصاف کوئی یہ تو پوچھے کہ آپ ہماری کون سی خوشی کا دن ہے جسکے سبب ۔

## آپے سے باہر ہوئی جاتی ہو

یا حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت ہی آپکی خوشی کا باعث ہے ۔ اور لطف یہ کہ ان لغویات کی روز بروز نمایاں ترقی ہوتی جاتی ہے اور جو بات کا منہ اونہیں آئے دن تنزل ہوتا ہے چنانچہ اب اسلئے محرم میں کسی محلوں میں وعظ نہیں ہوا مگر سانگ ضرور نکلا ۔ یہ حرف متولیان محلہ کی خوبیاں ہیں اگلے سال اگر حیات مستعار باقی ہے تو دیکھئے کہ انجناب ان متولیوں کی جنکے محلوں سے سانگ نکلا کرتے ہیں کیسی خبر لیتے ہیں ۔ اگر ہر متولی اپنے اپنے محلہ میں انسداد کی کوشش کرے کہ یہاں سے سانگ نکلنے پائے تو ضرور یہ لغویات کم ہو جائیں مگر اب معلوم ہوا کہ متولی صاحب خود ہی اسمیں شریک ہیں یہ ہی ایسی باتیں ہیں جنہیں اور قومیں دیکھ کر مسلمانوں پر ہنستی ہیں ۔ اینجانب نے خود اپنے کانوں سے عشرہ کے دن فارسیوں اور ہندوؤں کو کہتی ہوئی سنا کہ یہ لوگ تو مزہ کرنے کو نکلے ہیں ۔ کون کہتا ہے کہ یہ انکی غم کے دن ہیں ۔ اگر انہیں غم ہوتا تو کیا یہ اسطرح ناچتے کودتے اور ان باتوں کی نوبت تقریر سے تحریر تک پہنچی چنانچہ رہنمائے گفتار (گجراتی) بمبئی کے ایڈیٹر نے اس کے متعلق ایک مضمون بھی لکھا جس سے طبیعت کو ایک تازیانہ ہوگیا ۔ مگر وائے برحال مسلمانان بمبئی انکے کان پر جوں تک نہ رینگی کہ ہماری ان بیہودہ حرکتوں کو دوسری قومیں کن کن لفظوں سے یاد کرتی ہیں ۔ وہ ہماری یہ حرکتیں دیکھکر کیا کہتی ہیں مسلمانو اگر کچھ بھی غیرت یا پاس اسلام ہو تو ذرا سوچو کہ تمکو عشرۂ محرم میں جبکہ ہاتھ میں لئے پھرتے ہو عورت کے گلے میں ہاتھ ڈالکر ناچتے دیکھکر لوگ کیا خیال کرتے ہوں گے افسوس ہماری ان حرکتوں نے اسلام کی پاکیزہ صورت کو بگاڑ دیا

## بدنما دھبہ لگا دیا

کیا تم کو اسبات کی کچھ بھی غیرت نہیں آتی کہ غیر قومیں تمہارے مذہب پر تمہاری ہی حرکتوں کے باعث قہقہہ لگاتی ہیں ۔ آئندہ بھی اگر یہی تمہاری حالت رہی تو کیا نتیجہ ہوگا ۔ خیر یہ تو مسلمانوں کا حال تھا اب عشرہ کی کیفیت سنئے ۔ اسکے سال گو تعزئیے پار سال سے دو چار کم تھے مگر سواریوں کی بہت کثرت تھی جدہر دیکھئے دولہ دولہ کی صدا بلند تھی ۔ شب عاشور کو ۱۱ بجے رات سے ۲ بجے تک ناگپاڑہ پر تمام اور پیلیاں وغیرہ نکلتی رہیں ۔ اکثر تعزیوں کے ساتھ یہ ڈھونگ دستور سے بجا کر خیرات گذرا ۔ بہت کثرت سے تھی ۔ روشنی بھی خاص تھی سبیلیں بھی بہت تھیں ۔ مگر سال گذشتہ سے کم ۔ وہ بھی پانی کی ۔ برف یا شربت کی جگہہ صرف امام حسین کا نام ہی نام تھا ۔

پولیس کا انتظام ہر گلی کوچہ میں بہت معقول رہا ۔ حضور کمشنر صاحب بہادر خود بنفس نفیس گھوڑے پر سوار ہو کر مصروف انتظام تھے ۔ اسیطرح ہر افسر نہایت سرگرمی کے ساتھ مستعد تھا ۔

عالیجناب جناب خانبہادر میر عبد العلی صاحب نہایت متانت اور خوبی کے ساتھ انتظام میں مصروف تھے جب ایسے ایسے حکام بذات خاص خود توجہ فرمائیں ۔ تو بھلا لڑائی تکرار کا کیا ذکر ۔

غرض کہ محرم بہت خیر و خوبی کیساتھ تمام ہوا کل ۱۱ تعزیے اور ۵ ۔ ۰ ۔ ۰ پنجے نکلے ۔ تعزیے ٹھنڈے ہونے کے بعد محرم اصل خیر سے گذر جانیکی خوشی میں حضور کمشنر صاحب بہادر نے تمام اہالیان پولیس کو شیرینی تقسیم فرمائی ۔ اس محرم میں بھی لوگوں کا خوب اژدحام رہا ۔ اکثر بیرونجات سے بھی یہاں محرم دیکھنے آئے تھے ۔

# آزادی سے ہاتھ دھوئیں

اب ڈچوں کا ساری آزادی ناک کے رستے نکل جائیگی کم بختوں نے اپنی آزادی کی دھن میں ہماری برٹش رعایا کو بہت تکلیفیں دیں۔ اب جاتے کہاں ہیں انہیں کا غلام بنکر رہنا پڑیگا۔ جنکی حق تلفی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے تھے۔ بھلا انہیں ہماری گورنمنٹ کا قصور ہی کیا ہے۔ انہیں بہت کچھ سمجھایا کہ سیدھی طرح سے مان جاؤ۔ اور برٹش رعایا کے حقوق میں دخل اندازی نہ کرو۔ مگر انکی قسمت میں تو کچھ بھی آزادی بھولو دینا تھا۔ وہ بھلا کیونکر ماننے لگے۔ کچھ تو انہیں اپنی شجاعت کا گھمنڈ تھا اور کچھ تو اپنے غیروں کی امداد کا بھروسہ۔ [illegible] سپاہ [illegible] خم ٹھونک کر ہماری [illegible] گورنمنٹ کے مقابلہ کیلئے آمادہ ہو گئے۔ وہاں کیا تھا۔ نہ سپاہیوں کا توڑا۔ نہ دولت کی کمی اسکے علاوہ بہادر سپاہی کتنے دنوں سے ست پڑے پڑے اکتا گئے تھے۔ اونہوں نے کہا چلو اسی بہانہ اچھی خاصی پریڈ ہو جائیگی اور دشمن کے حوصلے بڑھانے کے لئے چند شکستیں بھی اوٹھائیں۔ وہ سمجھے کہ ہم نے میدان مار لیا۔ یہ تو آئے تھے روزے بخشوانے مگر نماز گلے پڑ جائے تو ہمارا ذمہ۔ لگے برٹش ممالک پر ہاتھ صاف کرنے۔ کئی مقامات پر قبضہ بھی کیا۔ اور بڑی دلاوری کے ساتھ آگے بڑھتے گئے۔ ہمارے سپاہیوں نے جب دیکھا کہ ان کے حوصلے بہت بڑھ گئے اور آپ اپنی جوانمردی کی داد دے رہے ہیں تو وہ بھی سنبھل گئے۔ اور کہا کہ ع

ابھی جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

پھر بھلا کسکی مجال تھی کہ میدان جنگ میں قدم جما کر رہ سکتا۔ کہاں تو برٹش مقامات پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور کہاں اب اپنے ہی شہر کی حفاظت مشکل ہو گئی ہے کمبخت پہلے ہی دور اندیشی سے کام لیتے تو

# یہ نوبت کیوں آتی

اب پچھتا رہے ہیں۔ دوسری طاقتوں سے منت سماجت ہو رہی ہے کہ بیچ بچاؤ کرکے صلح کرا دیں مگر انہیں کیا غرض پڑی ہے کہ پرائے پھٹے میں پاؤں ڈالیں۔ انہوں نے صاف انکار کیا کہ بھئی تم جانو اور برٹش گورنمنٹ۔ ہم مفت کا جھگڑا مول لینا نہیں چاہتے کیونکہ یورپین طاقتوں کو اچھی طرح یقین ہو گیا ہے کہ ڈچوں نے ایسی گستاخی نہیں کی ہے کہ وہ قابل عفو بھی جانے اور ہرگز برٹش گورنمنٹ یہ گوارا نہ کریگی کہ ایسی غیر مہذب قوم کو آزادی دے۔ جو آزادی کو اچھی طرح استعمال کرنا نہیں جانتی بہر حال خواہ مخواہ بھی انکی سفارش کرکے اپنی بے عزتی کرنے سے حاصل اس میں شک نہیں کہ ڈچ آزادی کا مزہ اوٹھانے کے قابل نہیں ہیں۔ اور پھر جب انہوں نے ہماری گورنمنٹ کا اسقدر جانی و مالی نقصان کیا تو انکی [illegible] اور کیا انکی گوشمالی ہو سکتی ہے کہ ان کی آزادی چھین لی جائے۔ مسٹر چیمبرلین نے جلسہ برمنگھم میں یہ کہا کہ برٹش گورنمنٹ ٹرانسوال اور فری سٹیٹ کو ہرگز ہرگز آزادی دینے پر راضی نہیں ہو سکتی۔

بہت ٹھیک ہے۔ یہ کمبخت اب قابل رحم ہرگز نہیں انپر اس سے زیادہ عتاب نازل کیا جاوے وہ بھی تھوڑا ہے۔ اب اس سے دوسری چھوٹی چھوٹی سلطنتوں اور ریاستوں کو عبرت ہوگی کہ اپنی اعلی گورنمنٹ سے بگڑنے اور سرکشی کرنیکا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ آجکل آزادی کے خیال نے لوگوں کے دماغوں کو بہت پراگندہ کر رکھا ہے۔ اور ہمیشہ یہی دھن لگی رہتی ہے۔ کہ خود ہی محکوم ہوں خود ہی حاکم بھی بن جائیں۔ قوانین و ضوابط کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے پڑے رہنا پسند نہیں کرتے۔

# دماغ بہک گئے۔

آسٹریلیا والوں سے برٹش گورنمنٹ نے اسقدر رعایتیں روا رکھیں۔ اور انہیں سیلف گورنمنٹ کے حقوق عطا کئے ہیں تو وہ اور سر چڑھ گئے۔ اب وہ یہ چاہتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ کا نیز جو کچھ کہ ہے اختیارات میں وہ بھی اوٹھا دئے جائیں اسمیں شک نہیں کہ اس آبادی کو ہماری گورنمنٹ سے بڑی ہمدردی ہے جسکا ثبوت اسنے موجودہ جنگ میں اچھی طرح دیا۔ اور ہمیں اپنی فتحمندی کیلئے یہاں کی فوج کا بھی بہت کچھ ممنون ہونا چاہئے۔ مگر یہ تو اسنے اپنا فرض ادا کر دیا۔ برٹش گورنمنٹ اسکی مستحق ہے کہ اوسکی ماتحت سلطنتیں ضرورت کے وقت اسکی مدد دیں۔ آسٹریلیا اس معاونت سے اسکی مستحق نہیں ہے کہ اپنی اعلی گورنمنٹ سے جو چیز اسکی فکر میں لگی ہے۔ اوسنے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا۔ برٹش نے بطور ایک اعلی گورنمنٹ کے اگر بسر و چشم منظور کیا۔ اب رہا اسکا صلہ وہ برٹش گورنمنٹ کسی صورت سے دے ہی دیگی۔ مگر یہ کسطرح ہو سکتا تھا کہ ہر مجسٹی کی پریوی کونسل کو جو اختیار ہے کہ آسٹریلیا کے جو فریادی یہاں آئیں اون کی دادرسی کیجائے۔ وہ اختیار سلب کر دیا جائے۔ آسٹریلیا والوں نے اسپر زور تو بہت لگایا۔ مگر برٹش گورنمنٹ اتبک یہ کہکے ٹالتی رہی کہ ہم اسپر غور کر رہے ہیں۔ اور جواب۔ وہاں سے بہت بیقراری کیساتھ جواب طلب کیا گیا تو یہاں سے بھی [illegible] جواب دیا گیا کہ تمہارے احسانات ہماری [illegible] ہیں ہم اسکے نہایت ممنون و مشکور ہیں اور تہ دل سے تمہاری ہمدردی و وفاداری اور امداد کا شکریہ ادا کرتے ہیں مگر تمہاری یہ درخواست کسیطرح منظور نہیں ہو سکتی۔

## واہ رے استقلال

محصورین میفکنگ نے تو جنرل وہائٹ کی ہمت کو بھی مات کر دیا۔ لیڈی سمتھ میں تو خیر کسی کسی صورت سے سامان رسد پہنچ ہی جاتا تھا مگر انہیں تو گھوڑے کا گوشت کھانے کی نوبت تک آ گئی۔ مگر دم نہیں مارتے۔ ہر طرح کی تکلیفیں سہتے ہیں۔ جہاں اطراف کی ترقی ہے۔ لیکن دشمن کی اتباع کا خیال بھی انکے پاس پھٹکنے نہیں پاتا۔ ڈچوں نے بھی آجکل بڑا زور باندھا۔ روز بروز انکی فوج میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور آئے دن جان توڑ حملے ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن برٹش محصورین موہوم رہائی کی امید پر زندگی کے دن بصبر و قناعت کمال استقلال سے کاٹ رہے ہیں۔ اونہوں نے لارڈ رابرٹس کو جواب دیا ہے کہ ہم اور دو ہفتہ تک محاصرہ کی تکلیفیں جھیلنے کیلئے مستعد ہیں۔ ۲۵ اپریل کو فوج افسروں نے مستقل ارادہ کر لیا تھا کہ آج کسی صورت سے شہر میں داخل ہو ہی جائیں گے۔ مگر اونکے بزدل سپاہیوں میں اتنی دلیری کہاں۔ وہ تو ہماری ہی فوج کا دل گردہ ہے کہ جو ارادہ کر لیتے ہیں اسے پورا کئے بغیر نہیں رہتے۔ لیڈی سمتھ کی رہائی کے وقت لارڈ رابرٹس کو کیا کچھ رنگینیاں نہیں ہوئیں۔ دریائے ٹوگیلا نے ان کے بڑھتے ہوئے جوش پر کس کس قدر پانی چھڑکا مگر واہ رے وہ بہادر کے بچے۔ آخر کامیاب ہو کر ہی دم لیا۔ یہ ہمت بھلا بزدل بوئروں میں کہاں۔ اونہوں نے خیال کیا کہ اگر ہم شہر میں داخل ہونیکی کوشش کرینگے تو دشمن کے پاس میں جو جو مضبوط مورچے ہیں ... ایسی حالت میں سخت جانی نقصان اٹھانا پڑیگا۔ فوج افسروں نے انہیں بہت کچھ ابھارا مگر جیالی فوج کا حوصلہ ہو گیا تھا انہوں نے ایک دستی اور دم دبا کر پیچھے ہٹ گئے۔ سچ ہے ہماری بہادر فوج سے مقابلہ کوئی آسان امر نہیں ہے۔

## اب کے خوش ہو جاؤ

لو محصورین میفکنگ اب تمہاری قسمت کھلیگی۔ تمہارا اتنے روز کا استقلال و صبر بیکار نہ گیا۔ لارڈ رابرٹس نے آخر تمہاری رہائی کیلئے ایک فوج روانہ کر ہی دی اور وہ فوج بھی اپنے ہموطنوں کو چھڑانے کے جوش میں راستہ کی تکلیفیں سہتی اور جلد جلد کوچ کرتی ہوئی آگے بڑھ گئی ہے۔ میفکنگ سے صرف ۹۰ میل کا فاصلہ ہے۔ اب کیا رہ گیا ہے تین ہی چار روز میں یہ خبر آ جائیگی کہ برٹش فوج محاصرین کے خون میں اپنی تلواریں رنگتی ہوئی میفکنگ میں داخل ہو گئی۔ اور اپنے ہموطنوں سے بغلگیر ہو رہی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ لارڈ رابرٹس کی بیدار مغزی نے برٹش افواج کو جس قدر سرخروئی حاصل کرنیکا موقع دیا۔ جب سے لارڈ موصوف نے میدان جنگ کا رخ کیا ہے اسوقت سے نصیب دشمنان ہماری فوج کو کبھی شکست نہ اوٹھانی پڑی۔ ڈچوں پر بھی انکی شجاعت کا رعب اسقدر چھا گیا ہے کہ جدھر انکی فوج نے رخ کیا دشمن کے چھکے چھوٹ گئے۔ بلا مقابلہ بھاگ گئے۔ لیڈی سمتھ کے محاصرین ہی کو دیکھو کہ ہر طرح سے ہماری فوج کو بے دست و پا کر دیا تھا اور وہ وہ دھمکیاں دیجاتی تھیں کہ ذرہ بھی برٹش امدادی فوج نے اوسطرف کا رخ کیا۔ اور ہم نے تمام شہر کو ڈائنامیٹ سے اوڑا دیا۔ مگر جب ہمارے لارڈ موصوف کی فوج ظفر موج نے اوسطرف دھاوا کیا تو دشمن اسطرح دم دبا کر بھاگ گئے کہ پھر اودھر کا نام ہی نہ لیا۔ اور ہماری فوج بے روک ٹوک موچھوں پر تاؤ دیتی ہوئی شہر میں داخل ہو گئی۔ اور دیکھ لینا کہ میفکنگ کا بھی یہی حال ہوگا۔ ہرگز مقابلہ کی نوبت نہ آئیگی۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ لارڈ رابرٹس سے مقابلہ کرنا گویا شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنا ہے۔

## پیچھے ہٹنا پڑا

بزدل فوج ہی موقعہ دیکھ رہے ہیں کہ کوئی چھوٹی برٹش جماعت نظر آئے تو اوس پر حملہ کر کے جلد دل ... پھولے رہیں۔ یہ تو کبھی ان سے ہو نہیں سکتا کہ برابر کی ... سے مقابلہ کر کے زور آزمائی کریں۔ اگرچہ ہماری فوج کو شکست ہوئی ہے وہ اسی وجہ سے کہ انکی قلیل التعداد فوج کو دشمن کی بڑی فوج آ گھیر لیتی ہے۔ اب ... لڑ کر ... مگر پھر بھی کبھی بزدلی کے ساتھ پیچھے ... ہٹنے کا تار ہے کہ لمسڈن ہارس کے لفٹنٹ ... سپاہیوں کے ایک چوکی کی محافظت کر رہے تھے ایسے موقعہ کی تاک میں تو لگے ہی ہوتے ہیں ... اگر انہیں بری طرح گھیر لیا۔ اب قرب و جوار میں ... ہماری فوج بھی نہ تھی کہ اونکی امداد کو پہنچ جاتی علاوہ دشمن کی فوج میں اور اضافہ ہو گیا۔ اسپر اگر ہمارے سپاہی کسی جگہ پر فوج ہوتے تو فوراً ہی ہتھیار اطاعت قبول کر لیتے۔ مگر واہ رے ہماری فوج اور اوسکی بہادری۔ خوب ہی جم کر لڑی۔ اور بہت دیر تک داد جوانمردی دیتی رہی۔ مگر آخر کہاں تک صرف بیس برٹش سپاہی کثیر التعداد ڈچوں کا کب تک مقابلہ کرتے۔ آخر اونہیں بڑی مجبوری کے ساتھ پیچھے ہٹنا پڑا۔ اور وہ بھی کب جب اون کے افسر لفٹنٹ گرین دشمن کی گولیوں کے نذر ہو گئے۔ فریزر اور گیس نامی دو سپاہی ان کی امداد کے لئے گئے مگر اونہیں بھی اپنے افسر کی بھینٹ چڑھنا پڑا۔

اب آپ ہی فرمائیے۔ کہ جب سردار ہی باقی نہ رہا۔ تو فوج کیا مقابلہ کرتی۔ مگر صاحب ہمارے سپاہیوں نے بھی اپنی کسر نکال ہی چھوڑی کہ بھاگتے بھاگتے بھی کئی دشمنوں کو تلوار کے گھاٹ اوتار دیا۔

# معرکہ آرائی

## ہرن ورپا کے دہاہان میں طوفان نتج افزا

## دل اگر شعلہ نجیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

پنچہاد۔ حضرت پر تو دکا اب سوخلیہ پہ فتور ہوا ہے اس آخری وقت تک یعنی عہد تک سٹھ برس کے ساتھ پانچ ن سنے کا اتفاق رہا ہے۔ ہم نے مانا کہ وہ عیسوی تھا اور ہجری لیکن حرجات ادھمن تھی وہی اسمین نظر آتی ہے۔ اگر مری ادھمن تھی تو اس میں مہامری دکا نے جہان کا کال کر دیا۔ ایجانب تو اسی بات پر ناک سنک کر رہے ہیں کہ ہماری پیدائش ۱۸۵۲ء میں ہوئی۔ ہمارے نحس ستارہ کے دمدار زائچہ نے ری خوری عمر کے عہد میں بھی اس سن سے نکلنے نہیں دیا تو ہمارا کہنا خروج و دخول سے مستغنی ہی مگر پھر بھی کار دار وہ ہم عمر بہر اپنے ٹیکس ہی اور تجربہ لیس تالاب میں بسر اوقات کرتے ہے جس میں ہم اور ہماری ہی امت (نبیجے) اس ملک کو تجرا ہو جا خر مچھلی مچھلی کتنا پانی دہلا لون اتنا پانی۔ کھیلنے کیلئے گلی گلی پانی میں ہو رہا دیکھی دوڑنے کے مسکری گھوڑ ناؤ کیچے رہے ہیں کشتی حیضر زنگی دریندہ رافتادہ ست۔ کنارے تھکار رہو ناغلی گرے پہلے تماشا ہی ہے جو میسر ہو۔ محشری آفتاب کا پانی (پسینہ) گنہگاروں کے لئے کچھ خصوصیت ہی رکھتا ہوگا ورنہ اتنی ہی کہ گھٹتے ہوئے چاند کا اور یہی گلٹ حضر ورد کہانی دیتا ہے۔ مگر یہ پانی آبحیات بنکر اس کو بھی پہنچے [illegible] ہو جاتا ہے مانند ہے نا۔ ناطقہ پا در گل مارنے بھی غوطے کھانے سے پہلے ہی ملاحی کا کام دیکھا ہے [illegible] گر جب کوئی آب خنجر از سر گذشت۔ بزدل [illegible] جان [illegible] کی تر پھر پانی میں [illegible] تیا ہے تو کہنا پڑتا ہے کہ آج [illegible] بی اد ترین [illegible] منڈیا کے رسی منزل دوست [illegible]

دم گھٹ تنگ ہوت۔ بحضرت ہم میں تو کیا غم ہے۔ دریائی جانور بھی تو نقش بر آب بنے ہیں۔ دریا بھی تو ہو تو ان انفاس کا منبع ہے اور گرنا گون رضا سرکا نہر کو [illegible] کمواتے ہاتھی گھوڑوں سے ابھی بے جوڑ سے آرمین بسر کرتے ہیں۔ ایک کو بھی جلندر کی اذیت نہیں ہوتی ہاں آبی جو ہر ہون یا جل [illegible] تو ضرور جینگے میں جان توڑتے نظر آویں گے اندے کو بھی نور دیدہ سے دکھائی دیں گے۔ مگر حسرت جاتے اوس ناخدا کے جسنے ان بے دست و پا کا ہاتھ بہرلیے ڈبکی تک پہنچ گزین تک دبا دیا۔ اور پھر یہ ڈالا کا کمپ ناک ہر کی ہوا کان پر مخبرے اور بچار تنگ پڑ ہے۔ ورنہ چنچی اگن تیار ہے۔ گو آگ پانی کا بیر ہے لیکن ادھر کی دنیا ادھر ہوتے کتنی دیر لگتی ہے۔ جبتک سانس ہے تبھی تک آس ہے۔ ورنہ انشاء اللہ باقی من کل فانی سن ہی چکے ہوگے بھیجو کہ لاؤں لحظہ۔

راقم۔ فصیح دہلوی۔

## کیا کہیں کس سے کہیں کس کے لیے
## پھرتے ہیں جانوطرف مضطر و ہم

مسٹر پنچہاد رسے [illegible] آپکا حضور عالی غریب پرور ہماری بھی سنئے۔ نا گفتہ دہ نامہ سے کبھی یہ دل تمام نا کھا دیتا عیش و مسرت کا [illegible] اسمیں حسرت دیا س و تمنا سیر کرتے ہیں پر ذرا ہماری باتو خبر کون اٹکا نئے۔ بلوگ تو چاہتے کہیں کو بھی پر چوبانے تو ہم لوگوں کی مٹی خراب کر دی۔ گھر میں [illegible] نگھر والیاں خوب [illegible] ہیں اور لین کیوں نہیں۔ دنیا میں جو ہے وہ بیچے کا آشنا کیا ہم رو کہ [illegible] غرضکہ عالم میں ہر خوبی ساری جا ہے کی پر تو ضیا [illegible] ثواب پر [illegible] کہانے کو بھی نہیں ہے۔ اچھا [illegible] تھا جنت کو چھوڑ [illegible] کہتے [illegible] ہوں گے

تین مرتبہ رات کو آ اتے تھے اور مونچھ پر تاؤ دیتے تھے اب یہی ناکر دن میں ایک ہی مرتبہ کہا میں گے اور روٹی کی جان کو صبر کر کے مصیبت کے دن کاٹ دیں گے مگر یہ جو نت نئی آفتوں کا سامنا رہتا ہے اسکا کیا علاج پانی کی بھی ایسی تکلیف ہے کہ الامان۔ ہماری پیاری رعدل گورنمنٹ نے تو ہمارے آرام کیلئے ایک بہت بڑا اچھا بڑا تالاب شہر سے دو میل کے فاصلے پر کئی لاکھ روپیہ خرچ کر کے طیار کرا دیا۔ اور نل بھی ہر گلی کوچہ میں جاری کر دئے مگر ہمارا آرام اس نظر سے بھی ملا کے آسمان سے دیکھا جائے خوب تھا۔ اس کمبخت نے دل کھول کر ستایا۔ قحط [illegible] کا آنا تھا کہ تالاب خان نے سوکھا جواب دے دیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ پانی بن بھی لوگ ترسنے لگے۔ وہ تو یہ کہیے کہ جنابوں کر مسٹر ماشتی جانکی پرشاد صاحب سکریٹری میونسپل و پنڈت رام لعل صاحب ممبر میونسپل و دیگر صاحبان نے بڑی کوشش و جانفشانی سے چند چہرے اس تالاب کے قریب میں کھدا کے۔ انہیں چہروں کے ذریعہ شہر میں پانی آتا ہے۔ لیکن پھر بھی تکلیف ہے صرف دو گھنٹہ صبح اور دو گھنٹہ شام کو نل جاری رہتے ہیں نلوں پر خلقت کا بڑا ہجوم رہتا ہے اور وہاں [illegible] لڑائی ہوتی ہے کہ جنگ کا مزہ آجاتا ہے۔ کل تو یہ ہے کہ اگر کہیں آتشزدگی ہوتی ہے تو پانی دستیاب ہونے سے ناکامیاب رہتے ہیں۔ ایسے وقتیں پیش آتی ہیں۔ حال کا واقعہ ہے کہ بازار میں ایک تیلی [illegible] کے مکان میں سخت آتشزدگی ہوئی جس مکان میں آگ لگی تھی اوسمیں شادی تھی بڑی دہوم دہام سے ساتھ ناچ گانا ہو رہا تھا سچ ہے [illegible] جہاں بجتے ہیں نقارے وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں۔ آگ نے انکی تمام آرزو پر پانی پھیر دیا آگ [illegible] میں بہت کچھ نقصان ہوگیا۔ لیکن [illegible] پانی دستیاب نہ ہونے [illegible] نقصان [illegible]

روپیہ کا نقصان ہو گیا۔ وہ تو خیریت ہوئی کہ جانی نقصان نہیں ہوا مالی ہی پر بلا ٹل گئی۔

پنجاب کا بھی عجب زور ہے۔ غضب خدا کا گرمی اس شدت کی پڑتی ہے کہ گویا آفتاب سوا نیزے پر زمین کی طرف لٹک آیا ہے۔ رات کو بھی شبہ ہوتا ہے کہ ہم دھوپ میں پڑے جلتے ہیں۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے یہاں کے ڈپٹی کمشنر بہادر نے ایک مہینہ میں ایک درجن شیر شکار کر ڈالے مفصل کیفیت یون ہے کہ مسٹر واکر ڈپٹی کمشنر نے خبر پائی کہ ایک شیر موضع [illegible] میں [illegible] رہتا ہے اور دو آدمیوں کو معدوم بھی کر چکا ہے مگر چونکہ صاحب موصوف ضلع میں انسداد وبا کے کام میں مصروف تھے اس سبب سے وہ فوراً اسکا علاج نہ کر سکے لیکن دس روز کے بعد ایک کیمپ میں معائنہ کر رہے تھے انہوں نے سنا کہ یہاں کے قریب والے جنگل میں شیر نظر پڑا ہے مسٹر واکر یہ خبر سنتے ہی جھٹ اوسکے شکار کو مستعد ہو گئے اور مقام مقصود پر پہنچکر ایک مچان پر ڈٹ گئے اور لوگوں کو درخت پر بٹھا دیا کہ شیر جب ادھر آئے تو ہنکا کر دیا جائے۔ صاحب موصوف کا مچان پر ڈٹنا تھا کہ ایک بہت بڑا شیر جنگل سے غراتا ہوا نکلا۔ اسکا نکلنا تھا کہ مسٹر واکر نے جھٹ ۳۰۳ بور کی بندوق سیدھی کی اور فیر کئے جس کی آواز کے دوسری جانب سے ایک شیرنی اور برآمد ہوئی مسٹر واکر نے ایک گولی اوسکو بھی نذر گذرانی۔ معاً ایک شیر اور نکلا۔ انہوں نے ایک گولی اسکے بھی پیشکش کی غرضکہ شیر اور شیرنی نالہ میں چلے گئے مسٹر واکر نالہ کے بلند کنارے پر جا کر دیکھا کہ تینوں شیر وہاں پڑے ہیں انہوں نے انپر [illegible] پھر جتنہ کی بندوق چلائی [illegible] ہوئی [illegible] معلوم ہوا کہ دو ہی [illegible] میں مسٹر واکر نے وہاں [illegible] نے ہاتھ [illegible] اور ۳۰۳ بور کی بندوق ہی [illegible]

سنبھالی اور نالہ میں چلے گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک شیر ایک درخت کی آڑ میں بیٹھا ہوا آنکھیں دکھا رہا ہے۔ مسٹر واکر نے بھی نشانہ تاکا کہ ایسی گولی ماری کہ بچہ جی وہیں ٹھنڈے ہو گئے۔

ماشقہ

جانفزا غلام حیدر راز لکھنوی (ملک منتو سلا)

## زاہد فریب کیا اور کچی لگا ہے ہنسو ویو بچھا رکے بیٹھے ہیں کس فسوں سے کو ٹھٹھوں پہ لعنت

دن دنانا نانا دن۔ دن دنانانا دن۔ دن دنانا نانا دن۔ یہ سواری کب چلی رات کے بارہ بجے۔ یہ سواری کب چلی رات کے بارہ بجے۔ دولا۔ دولا۔ دولا۔ ہائے ماہین۔ یا وحشت تیرا آسرا۔ بھئی محرم ہے محرم۔ بٹ بٹ ہٹ ہرے۔ ہای توبہ خدا بچے۔ کیون بھئی۔ خیر تو ہے [illegible] کی سی بڑ کیسی۔ ارے بھئی محرم ہے محرم۔ جبھی تو ہمارے دن کے لوگ بھی عجب ہیں سمجھتے ہیں اس غم و الم کے جیسے میں وہ وہ خوشیاں مناتے ہیں کہ پناہ بخدا۔ جو کھیل تماشے بغوات خرافات۔ کہیں کسی جیسے میں نہ ہوتے ہوں گے وہ ان دس دنوں میں بمبئی میں ابل پڑتے ہیں۔ مگر جناب کمشنر بہادر کے قدم سے کہ دو سال سے آپکی خوش انتظامی کے عہد کی نظام کے سبب سے (جہانگیری لکھا ہے) اور یہ جیسا بخیر و خوبی تمام ہوتا ہے۔ بغیر سے والوں نے بخوف و خطر گلی گلی گشت لگائی اور بے پوچھے گچھے بکیت بنی ٹولیاں دور دور گشت کر آئے معلی کلا کی بندرسے وزنہ ملتے ہوئے آج جو (قربان اس محبت و بوا خواہی کے)

اور ٹولی والے جو عموماً ہر فرد بشر انہیں کا سخت شور و پشت ہوا کرتا ہے۔ الٹی بیت کے کر حیرت جو [illegible] تھا بے تکبیر [illegible] کے واپس آ گئے حضرات روافض کیلئے اچھی تو قسم باربند سے کام نکل گیا۔ مگر

ساتھ ہی مرہم کو بھی مد نظر رکھا۔ لیکن کیا کیجئے بدلی شئے۔ تقدیر روز ازلی۔ خدا بڑی بر چلی۔ کہتی ہے ٹلی ست بلیل کی کم نصیبی کو صیاد کیا کرے باہر گرد پہاڑ تو فرہاد کیا کرے۔ وہ خود اپنے ہی ہاتھوں قتل گشتی بائے ما۔ یا حسینا یا حسینا۔ یا حسینا جیسینا یا۔ یا حسین یا حسین کہہ کہہ کر سینوں کے پرخچے اڑا دیں تو اس میں جناب کمشنر بہادر کی کیا خطا۔ اگر بالفرض دیکہ تمام بھی کیجاتی تو بھلا جہالت کے پتلے کب ماننے والے تھے کہ وہ بڑے لڑ دہنے فقیرہ شدہ۔ تو کیا ضرورت پڑی تھی کہ انکل رو بر د زبان تالی دین۔ خیر صاحب یہ حضرات تو کسی طرح ابتدال سمجھے آخر یہ ماست از دست ماست بخون میں شرابور واپس آئے۔

اور تماشائیوں کی تو کچھ پوچھئے نہیں۔ کثرت اژدہام سے دیکھا ہیل میں شانہ سے شانہ چھلتا تھا۔ تل دھرنے کو جا نہیں۔ اور جہان کہیں بھیا ہندوستانیوں کا گھیرا جم گیا۔ رستہ کا راستہ بند ہو گیا۔ اور وہاں وہ بنا پنجہ کے ہاتھ چلے کہ کلا ہے تو کلا۔ گوروں کی عقل دنگ تھی دور ہی سے چھٹی کھال والوں نے کرتار کے ہاتھ سیکتے ہوں گے کہ گھوڑے سے اڑتے ہوئے ملک الموت کیطرح سر د ہر اڑگئے جھکے۔ دل بابا لوگ تم یہ کیا کرتا۔ تمہارا کھیل ہے کھیلتے ہیں۔ دل یہ کھیل ہم دیکھتا سر ٹوٹیگا۔ لبے عجب اطمینان رکھو کچھ نہو گا۔ دو میں کو جو کی گلی کی سخت والی بڑی چوکی کے پہلے اور دوسرے منزلہ پر دو ایک سفید سفید مورتین بھری پڑی تھین۔ جہان انہوں نے یہ ہنگامہ بے تمیزی دیکھا۔ دانتوں میں انگلیاں داب کر ہٹ گئیں یا چوبیں تیر نظر سے وار پر وار کرنے لگیں مگر واہ رے میرے شیر۔ شاباش تیری جوتی کو جو لاٹھیوں کو روکتا ہوا الٹا نکل گیا۔ اور وہ لاتی منہ تکتے کے تکتے دانتوں میں انگلیاں لئے نقش [illegible] ہے۔ خیر حضرت یہ بھی خوب ہے اور چپل کو ہر کے [illegible] والی آ گئے کر آئے اچھے [illegible]

ہائے رندان جانباز کا کیجیے کچھ علاج تنگ کیا۔ افوہ۔
جناب علاج علاج کیا سینہ زخمی پر نمک چھڑک دیا۔ وہان
دو رویہ صف بستہ تیرون کی بوچھار۔ یہان یار جو تھی
فقط ایک طبیعت بیمار۔ اوسطرف سے تلوارون کا وار
یہان دل پر خون کو اضطرار۔ وہان سے خنجرون کی چوٹ
یہان مرغ دل بسملون کیطرح لوٹ پوٹ۔ خیر صاحب
دو نالی سے تو سینہ سپر ہوتے ہوئے پر ل۔ وڈ کا کچھ
راستہ طے کر گئے۔ پہلو نگاہ کے سامنے پہونچے ہونگے
کہ کسی قزاق غیرت شلاق عمید۔ رہزن شان شہید۔
سنہ وہ وہ زور سے تیر نظر کے گہرا … کاری لگائے
کہ حضرت دل کو رودک و تو ڑ سے عاجز و عاری بنا یا
کہ بشہ وہ دلا ار گر گٹھا ہوا کندن سا چمکتا بدن تہا۔
در شک بلور غیرت در عدن تھا۔ جیسی رنگ اور
روس رنگ مین بجلی کی چمک: بات کندن ہو ترے
حسن سے سونا کیا ہے: افوہ وہ بیضاوی چمکتا ہوا
… روشن۔ اور وہ غصے کے دہکتے ہوئے آفتابی
گال۔ اور اسپر وہ سبز دوپٹہ۔ بجلا دیکھنے والون
کو اس عاشورہ مین کمی دنیا تھا اور اسکو تلے وہ سرخ
ریشم کی عمدہ اور خوبصورت کرتی اور بھی عشاق جانباز
کا خون بہا رہی تھی سو ایک تو حسن بلا اسپہ بناوٹ
آفت: گھر بگاڑین گے ہزارون کے سنورنیوالے
آئیے فرق مبارک کی قسم اوس ظالم کے الہڑ پن کی
کچھ بچپال کے سبب جب کہ دوپٹہ ڈہلکتا ہوا سینہ سو
نیچے آپڑا۔ جھٹ خفا ہو کے حسن کچے یہ کالی کالی دو
ناگین پھنکار مارتی ہوئی باہر نکل پڑین۔ اوئی
… س کر دل مین کچھ اوبہنے یا بچان کہان کیلین ہم
… جو بن بچپن کے دیکیا خوب ہے یا اچھی ہی نگاہ
… صورت جمالی کی: بچیا غوث کے پاس اور
… ہوئے وسواس نے زبردستی ہلو ما دکر کا قدم
بٹھائے ہون گے کہ دفتر کے متصل ہی ایک شیطان
… نالہ آتش کی پرکالہ سے آنکھین دو چار ہو گئین

اگرچہ اول سی خوبی نہ تھی۔ تاہم سورتی رنگ نے اپنی
رنگ آمیزی سے ضرور رنگین بنا دیا۔ یہی کیا اچھا ہوتا
کہ سرکار دولتمداران کو بھی کسی ڈوڈیرن مین بھر کر
اڑاتے والی کو بسیدیتی کر بیٹھے سے پکارے بھلی سمجھکر
فتح کا جھنڈا بلند کر دے۔ ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ
چوکھا آئے۔ مگر جبتک رندان سیہ پوش برون کی
جان کو رو کر ضرور صبر کر بیٹھین گے۔ خیر جی دو چار
روز تکلیف ہوگی۔ ہوگی تو ہوا کرے ہماری سرکار
کے لیے یہ بھی سہی۔

مسافت

سنبہالا ہی تھا پرستش تو مرنے لگے حسینہ پر
ہمین تو موت ہی آگئی شتاب کر بدلے

بقلم
م۔ ف۔ ہ۔ انبیٹھی۔

## جامع النواطیس

کہو یار پنچ کچھ سنا بھی آجکل زمانہ مین کیا اودہم
مچ رہا ہے۔ انقلاب انتشار کا کیسا نقارہ بج رہا
ہے۔ کہین ہیضہ خانصاحب کی ہائے دہائی ہے
تو کہین مسٹر طاعون کی تباہی چھائی۔ ادہر مرزا
افلاس بیگ کی خرمستیان ہین تو ادہر لالہ قحط
مل کی گپڑ چوتھ۔ غرض جدہر دیکھو ایک ایک بلا جھڑ کا
مچی ہوئی ہے اور ان سب آفتون کی ماتا رانی چیچک
بائی کی کل نے ام البلیات یعنے ہماری شامت
اعمال کو بھی نالان و پریشان کر دیا۔ خیر جو کچھ ہوا
سو ہوا۔ لیکن پیدرم پور چالیس سال جلے کی مقابہ
لے تو بمراقبہ مین ایجانب کو کشف ہوا ہے۔ اور
حضرت خالق اللطافت کے دربار سخن بار سی حکم ہوا
ہے کہ جبتک حسب ذیل نواطیس کی پابندی پوری
پورے طور پر ہوتی رہیگی دنیا چاہے اہل ہند آج
راحت دبار فلاحت اور ہنا کی تکلفات … 
اور فارغ البالی سے ہمیشہ فارغ البال رہین گے۔ اگر
عملدرآمد مین بدل و جان کوشش کرین گے تو انشاء
اللہ یا ان ایک روز ہندوستان کلفت نشان
کے نام سے موسوم و مشہور ہو ہی جائیگا۔ بنا برین
وہ اعلان بالتشریح والتفریح شایع کیے جاتے ہین۔
کس لیشنبرو دیا تشنود لیکن ہم وجوب اظہار حق سے سبکبار
ہوے جاتے ہین سنیے صاحبان۔

**مذہبی پیشواؤنکو نوٹس ۱۔** سب اپنی اپنی ڈیڑھ
ڈیڑھ اینٹ کی مسجدین الگ بنائین۔ ممنوعات کو تاویلات
سے جائز کر دکھائین کلمۃ الحق کبھی نہین اتفاق
و ہمدردی کی تعلیم کرتے رہین۔ اپنے اپنے معتقدین
کو فاتبعونی یحببکم اللہ کا سبق پڑھائین۔
الغرض حب الایمان کا وظیفہ پڑھائین۔ غرض …
تنگ قابو پائین نام و نان کیلیے مذہبی پردے مین خوب
خوب منہ نباہے لڑائین۔

**نیچریونکو نوٹس ۲۔** اپنی اپنی خانگیون کو لیکچر ایسا
بنائین۔ تال نہر کیسا ٹھہر لکچر گوائین۔ نیچرانیان دکھا دکھا کر
مسلمانونکو کرستان بنانا گر نیچر کی سوچ کو ثواب سمجھا کرین
اپنے پرانے فیشن والے بزرگونپر کہڑے کہڑے ہو تین
آبائی و اسلامی چلن پر بجہکار رسائین۔

**انگریزی طالبعلمونکو نوٹس ۳۔** کہ وہ ڈیجورون سے
پڑا وہ یہ کام دین۔ پاس انٹرنس کرتا ہے (انکا پیرا):
(فارسی کی تو بہلا یہین تک نوبت تھی کہ پڑھین فارسی
اور بیچین تیل۔ مگر علما اسکو کہتے ہین کہ) پڑھا انگریزی
اور بیچے گوہ۔ جیسے فرشتے ویسی پوج:

**شاعرونکو نوٹس ۴۔** سر بچڑ کے مسئلہ تقدیر
کو رو دین اور کچھ نہ کرین۔

**عیاشونکو نوٹس ۵۔** جو رو بچے سب الغلط۔ ما باپ
عزیز اقارب سب کو دغا حرام حلال کی کمائی سے جو کچھ میسر ہو
مطلوب جہان بی معشوقہ جان کے آستانہ باب الرضا
پر چڑھائین۔

**اہل قلم اور خود پسند شاعر و نکتہ نوازش** :- اردو کو بھر سے بُرا بھلا اور کر دار کا ماتم کریں۔ گفتا گفت جاسے غزال بلکہ دیوانگی بتائیں اور جو ادا تھی کچھ میں وہ زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ قوم کے نوجوانوں اور ملکی رئیسوں کو زلف و خال فراق و وصال کے پھندے میں پھنسائے رہیں۔

**خانگیوں کو نوٹس** :- کہ گھر کے شکار رہا چھوڑ دینا پردے سے باہر آئیں۔ لکچر کا سیکھیں۔ بڑے بڑے جلسوں میں اپنے بھائی بند نیچریوں کے ساتھ لکچر کا تئیں چشم جادو نگاہ و چشمۂ شیریں کے آب لب جو سے سیر کر کے پورے ہیلے متوالوں کو نیچری بنائیں۔

**زنانہ نیچری نوٹس** :- بہت شکر ہے تعلیمیاں بیچاری گدھا بنا گاتی ہوئی نیز النسوال جائیں۔ برطانی تعلیم یوں کہ رنگ گا گو کر عجب دل ال موج کا دل پڑھائیں۔ اگر کوئی ایسا ویسا وقت پیش گئے یا دل کی شدید ہی نوبت آن کے پہنچ جائے تو نامحرم ادنیٰ اور تجارت النسوال کلمو کو نیچری کریں سن کا ئیں اور تعلیمیاں پنچار پنچار کر کہیں ساداہر مت کا ہم کو دیہان زمانے ہیں۔

**بھڑوے و نیچری نوٹس** :- مری مثلی بگانی سرائی تیڑیاں کی ملازمت کریں۔ قسمت دستان پر ہم کی ڈھنی دا باکریں اور شور سبیل اکیرا بطور تہ چیز ادا کریں۔

**رئیسو نیچری نوٹس** :- سب چپکے بیٹھے رہیں ہر گر گلیاں خبر میں سجادہ بیہ اور حق پر کچھ خیال نہ کریں غریب مزدوروں کے گلے حق تلفی کے چھرے کاٹیں۔ اور اپنے میّا باوا کے گھروں کی خوب خانہ چکی میں خوشامد کی ... کسی طرح ذم ہلاتے جائیں اور ہر ایک بات پر ان میں ہاں ملاتے جائیں۔ ہاں اپنی عیاشی سے کبھی ہرگز نہ چوکیں۔

**ڈاکٹر و نیچری نوٹس** :- عام ڈاکٹر نیز اور بیلن یا دو علے سفید چینی کے پتلے جن کا کالی مٹی کی مورت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہوا نہیں لیکن اپنی اپنی کرنی میں کسر نہ کریں۔ حتی الامکان ملک الموت خان کو سانس اوپر نیچے کرنے کی ذرا فرصت نہ دیں۔ اگر کوئی نفر سینہ بسینے میں جس جگہ بحث کرے تو فوراً سیگر گیسین کی تھیلی میں معلق لٹکا دیں۔ اور ایک کام یہ کریں کہ لائف انشورنس کمپنیوں کے ساتھ ایک اشتہار اپنی طرف سے بھی دے دیں کہ جس کسی کو کچھ دنوں کے لئے زندہ رہنا منظور ہے وہ جلد از بہت جلد فیس داخل کر کے اپنی زندگی کا سرٹیفکیٹ جاے اتنے ہو ہیں سے حاصل کر لے۔ فیس متعین ہیں۔ مریض کی کمر و بغل ٹٹول کر جیسا آدمی اور جس نرخ اور مرض ہوگا حسب اب فیس لے لیجائینگے۔

**اہل پولیس کو نوٹس** :- مرد کم جائے یا کمینہ مدد دے لیکن وہ منت ملوے تھوڑے۔ کام کہیں اور دل اشراف سب کو ایک نظر دیکھیں۔ بدمعاشوں کے سے بہ ٹولائیں۔ شریفوں کو علت میں پھنسائیں غریب امیر۔ رئیس۔ فقیر۔ کمین۔ شریف۔ مرد۔ عورت۔ بچہ جوان۔ زن مرد۔ ابریشم میوہ سا پاچ۔ محتاج۔ زندہ مردہ کس ناکس۔ غرض کوئی ہو سب پر ڈانٹ بتائیں جلو مرنے پر نذرانہ اور بات بات پر نکالیں اپنے سپرا کسی کو بے رشوت نہ ہرگز نہیں وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔ اس فرقہ کے ذمہ بہت کام ہیں کہاں تک لکھے جائیں یہ بھی جانتے ہیں۔ اور بھی سب لوگ بخوبی سمجھتے ہیں۔

**والیان ملک اہل حکم کو نوٹس** :- طرح طرح کے ٹیکس لگائیں۔ اپنی رعایا کو مال وزر کی حفاظت سے بچائیں جب تک رعیتوں کے پاس پیسہ رہیگا۔ طرح طرح کی فتنوں قسم قسم کی مصیبتوں میں مبتلا رہیں گے۔ یہ کہئیے ہو سکتا ہے کہ عیش و عشرت کے مزے تو یہاں کے لوگ زائرین اور مجذوبا طاعون و غیرہ بلاؤں کے بن افریقہ کے میدانوں یا ہمالیہ کے پہاڑوں میں سر ٹکراتے پھریں۔

**بیکار و نیچری نوٹس** :- بیٹھے بیٹھے گھر میں بازار اور بیہار و غیرہ اوڑا یا کریں۔

**اخبار چیوں کو نوٹس** :- قسم کھائیں بلکہ حلف اٹھائیں آندھی جائے پانی آئے۔ کالی ہو یا لال ہو کچھ ہو مگر سرکار کے رو برو اسکے خلاف ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز نہ کہیں۔ اگرچہ کوئی واقعہ خلاف ہو بھی تاہم جب کہیں سرکار عالیہ کے موافق ہی کہیں۔

**پرانے نامہ نگار و نیچری نوٹس** :- مولانا راسخ۔ حضرت فصیح۔ مسٹر برق۔ بھیا ستا۔ حضرت ظاہف۔ مسٹر آزاد۔ جناب شیخ سحر اقبال۔ منشی ماسٹر ظریف وغیرہ وغیرہ صاحبان کیا ہی اپنی ڈیوٹی پوری کر کے بیٹھ رہے۔ حضرات آپ لوگوں کے مضامین دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہے مگر نہیں معلوم کیوں خواب ناز میں آپ آرام فرما رہے ہیں۔

**تمام اہل دنیا کو نوٹس** :- دربار خدا وندی میں جانے اور حساب کتاب دینے کیلئے تیار ہو جائیں۔ فضول بکنا نہیں بہتر ہے۔ گمان ہیں۔ آخر جیسے خدا کرے ہو گا۔

سلام

قطعہ

لگا یا مجھے خط سیکھ نہ جانے ظرافت میں
تو پھر دو بجے یا پہنچ ہو اے مضمون ہی نظر آیا

کتاب ظرافت۔ گلکتہ

## صدقہ تو بہلوئیں نسبت بینہ ماں ہو کر ڈھنگ کی
## یار لاوے سلام لاؤں تماشہ ہو گیا

ماتم بار یہ ماتم۔ حضرت ناظرین ماتم۔ چلے ایمان قسم ماتم رنڈیوں کی بے ایمانی کی قسم ماتم۔ کہو بھی سمجھے دار کچھ سمجھے بھی۔ بات یہ ہو کہ آجکل محرم کے جلسوں۔ رنڈیوں کے اکھاڑوں نے عجب عجب گل کھلا رکھے ہیں۔ ناز برداروں کی سینہ زوریوں نے تیرے تیرے دلداروں کے دل دہلا دئے۔ نازک نازک کلیجوں کے پردوں کا ٹک اختیار دیا جہنم

**بی گوہر جان کی مجلس** اسکی تعریف کیا ہو سکتی ہیں۔ نیک وہ کوئی لفظ ہی سمجھ میں نہیں آتا۔ کچھ کہہ نہ ...

اس وجہ واسد ماہی کے مصداق عملدرآمد ہے سال
مین ہی یہود ان مین ہی پرین مین ہی تو بنگال ہون
مین ہی آتی مین ہون باتر مین ہی بی بی خانم ہون
ہولی دسہرہ یا ہر بڑا دن مین تو سبکی پوجا ہون
آتے مین جب ایام محرم مین ہی تو کرتی ناز ہون

چنانچہ کسی بڑی امیر بی کو ہر سہ ہوگئین سبیل لگواتے لگواتے مجالس کروانے لگین۔ لیکن مجلس کا رنگ واہ واہ بلکہ واہ واہ سے بھی اچھا۔ دو چار پرانی رنڈیان محرم کی فقیرنیان ادہر ادہر سے جمع ہو جاتی ہین پہلے قبلے جو بتون اور اُبہرے اُبہرے سینو پر ہاتھ مار کر حسرت بہرے دو نکو تپکتی تپکاتی ہین اور اگلے مخلو کو یاد کر کرکے غم حسین دکھلاتی ہین۔ لطف یہ ہے ادہر مجلس ختم ہوئی ادہر نکلتے ہی یاران رنگین سے صحبتین جمنی لگین اور رشتے لگین۔ اور کیون نہو؟ ست تجی مجلس کا انجام تو یہی ہوگا۔ بھلا بی شاما ابی حنا وغیرہ رنڈیان جو بیہودہ باتر ہین۔ وہ کیا جانین کہ غم حسین کیا ہے وہ تو اسی غرض سے آئی ہونگی کہ دو بہانے کی دل راضی۔ کہین ادہر ادہر تیلی سگری گلی مین ٹہ بیٹھی ہوگئی اور کوئی بہولا بہٹکا شکار ہوگیا تو واہ واہ محرم مین محرم ہوگیا۔

راقم
وقائع نگار حضرت نشتر پیشکار۔

## ضرورت ہے

ضرورت ہے چند نوجوان لائق وقابل وہوشیار دو مین انگریزی دان۔ مڈل پاس کردہ جو بعہدہ قلی عزت پائینگے۔

ضرورت ہے چند اردو مڈل پاس کردہ کی جو صیغہ صفائی مین رکھے جائینگے اور شام کو لالٹین بھی صاف کر کر روشن کیا کرینگے۔

ضرورت ہوایک قابل انگریزی دان ایل ایل ڈی کی جو بعہدہ گوچہین بہرتی کیا جائیگا۔

ضرورت ہے ایک لایق انگریزی دان ایم اے کی جو بعہدہ سائیس بہرتی کیا جائیگا۔

ضرورت ہے ایک ہوشیار انگریزی دان بی اے کی جو بعہدہ گراسکٹ ممتاز ہوگا۔

ضرورت ہے ایک چالاک انگریزی دان ایف اے کی جو بعہدہ پنکہا قلی سرفراز ہوگا۔

ضرورت ہے ایک مین انگریزی دان انٹرنس پاس شدہ کی جو بعہدہ خانساماں تعین کیا جائیگا۔

تنخواہ مڈل انگریزی ۲ روپیہ اور انٹرنس ... ایل ایل ڈی عنہ ایم اے للعہ بی اے ... ایف اے ستے۔ انٹرنس پاس شدہ کو صرف دے جائینگے۔ درخواستین معہ سندات مورخہ فلان ماہ فلان سنہ ۱۹۰۰ تک حسب ذیل پتہ پر آنی چاہئین

المشتہر

اے بی سی ڈی۔ ڈبلیو ایکس وائی زیڈ۔ مسٹر ہاف کاسٹ۔ از شہر تہذیب ممالک تعلیم یافتہ

بقلم
وہی بگڑے دل عبدالرؤف خان گیسو پوری

## مرآۃ الخیال یا دیوان راسخ

عاشقان حسن سخن کو مژدہ اور شائقان خوبی کلام کو نوید کہ جناب مولانا مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب راسخ دہلوی کا کلام جو خاص و عام مین شہرت پذیر تھا الحمد للہ کہ اب کارنامہ خیالی بصورت دیوان مرآۃ الخیال بکوشش راسخ جلوہ آرائے عالم ہوا۔ اس دیوان کو طرز قدیم کا آئینہ اور طرح جدید کا ایک سفینہ کہئے تو بجا ہے بالانصاف یہ کہ عاشقان حقیقی و مجازی کے اچہوتے پاک و صاف خیالات کو سلیس و سہل ممتنع اردو مین ظاہر کیا گر سعر بندش ہے تو سحر حلال۔ ضرورت ہے ترکیب الفاظ غضب کے اور وضع تشبیہ عجیب طرز استعارات تیر بہ دف اور طرح کنایات باطرق انداز ادائے مضامین دلنشین ہے اور تشریح اسرار معانی قابل تحسین تعقید شرعی و معنوی سے مبرا ہے اور تقدیم حرفی ونقلی سے معرا۔ اسکا ہر مصرعہ اگر کلام ہو تو سراپا الہام ہے اور ہر شعر اگر جادو ہے تو معجز نظام ہے۔ قیمت عہ محصول ذمہ خریدار۔

نوٹ:۔ خریداران بمبئی پنچ یا در کیلئے ۸ ... رعایت کی جائیگی یعنے بجائے عہ کے ۸ قیمت لیجائیگی۔ محصول بذریعہ ویلیو ... پانچ جلد کے یکمشت خریدار کو ایک جلد مفت دیجائیگی۔

المشتہر مرزا عبدالغفار بیگ مالک افضل المطابع دہلی پنجہ۔ دہلی حویلی اعظم خان۔

## اعلان

چونکہ خریداران پنچ یا در کو اکثر شکایت عدم رسی اخبار یا تبدیل پتہ یا نسبت تصحیح منی آرڈر وغیرہ وغیرہ کیلئے خط وکتابت کرنیکا موقعہ ہوا کرتا ہے لیکن ہمیشہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ پتہ اور نام نا صاف تحریر فرماتے اور جب کبھی کوئی خریدار گمشدہ پرچہ طلب کرتا ہے تو اسکا نمبر نہیں لکھتا۔ لہذا ہر خریدار کی خدمت مین التماس ہے کہ جب کبھی دفتر کو کسی قسم کی شکایت تحریر کرین یا گمشدہ پرچہ طلب کرین یا منی آرڈر کی نسبت کچھ دریافت کرنا ہو تو اس امر کا ضرور خیال رہے کہ اپنا نام اور پتہ پورا اور صاف صاف تحریر فرمائیں۔ تبدیل پتہ کیلئے ضروری ہے کہ پہلی جگہ کا نام بھی لکھین۔ اور منی آرڈر کی نسبت کچھ دریافت کرنا ہو تو نمبر منی آرڈر و تاریخ و نمبر رسید دفتر شرح طرح سے لکھا کرین۔ گمشدہ پرچہ کی طلبی کیلئے پرچہ کا نمبر معہ تاریخ اشاعت ضرور لکھنا چاہئے تاکہ کارروائی بہ سہولت ہو

# جاسوسونکی رپورٹین

لارڈ رابرٹس آج زندریور سے تار دیتے ہین کہ اب دشمن بہت تیزی کے ساتھ لوٹ رہے ہین اونہون نے بیس میل کے ایک مقام پر قبضہ کیا۔ ہماری فوج کے نقصان کا اندازہ ٹھیک نہین لگ سکتا مگر مجھے امید ہے کہ بہت خفیف ہوا ہوگا ہماری کیولری اور بار برداری مین مختلف رستون مین دشمن کے تعاقب کو روانہ ہوئی ہے۔

ریوٹر ویلکینگن سے ۹ ماہ حال کو تار دیتا ہے کہ آج صبحکو یہان برٹش فوج پہونچگئی راستہ مین کہین دشمن سے مقابلہ کی نوبت نہین آئی دشمن نے دریا کے شمال مین ایک مقام مین اپنی توپین نصب کی تہین مگر وہ اب لوٹ رہے ہین۔

آج لارڈ رابرٹس تار دیتے ہین کہ اب ہم زندریور کے اوس پار ہو گئے دشمن اب تک ایک جگہ مورچہ پر قابض ہین مگر ہم رفتہ رفتہ اونہین پیچھے ہٹا رہے ہین۔

ریوٹر تھیبانچو سے ۹ ماہ حال کو تار دیتا ہے کہ ڈیجون نے اپنی فوج کا ہیڈکوارٹر لیڈی برانڈ سے کلوکولن کیطرف منتقل کیا اور اب نیکوانلنگس نیک کے قریب ایک جگہ مقام پر قابض ہین جنرل رنڈل اور جنرل بارنٹ کئی ضروری مورچہ پر قابض ہین اور سادہ کی فوج برگ سے لیڈی برانڈ کی لائین کے جنوبی حصہ پر پہیلی ہوئی ہے۔

نیویارک مین ہندوستانی قحط زدون کی امداد کے لئے بڑی کوشش ہو رہی ۱۰۰ ممبرون کی ایک جماعت جو چندہ جمع کرینگے منتخب ہوئی ہے اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ روپیہ جمع کیا جاے

دیکر غلہ اسلئے کہ ہندوستان مین غلہ کی قیمت گرنجاتا ہین خریدنے کی طاقت نہین رکہتے۔

اخبار ماننگ پوسٹ لیڈی سمتھ کے ایک تار سے مظہر ہے کہ جنرل بوتہا نے ایک اعلان شائع کیا ہے جسمین لکہا ہے کہ مین ان تمام باغیون کی حالت کو گورنمنٹ کے پیش کرونگا جنہون نے برٹش اتباع قبول کی ہے تاکہ گورنمنٹ اسپر غور کرے اور اگر وہ اچہی سلوک کے محتاج ہین تو اون سے ویسا ہی سلوک کیا جاے۔

لندن ٹائمز شمال ڈیل کے ایک تار سے مظہر ہے کہ جبسے برٹش افواج نے ویٹ ریور کو عبور کیا ہے اسوقت سے کئی فری سٹیٹ والون نے برضا و رغبت برٹش اطاعت قبول کی ہے۔

لارڈ سالسبری نے پرمروز لیگ کے سالانہ جلسہ مین بیان کیا کہ اتبک تمام یوروپین طاقتون نے کسی کی حمایت نہین کی مگر آیندہ کے لئے ہمین بہت خبردار رہنا چاہئے کیونکہ رفتہ رفتہ تمام طاقتین اپنی قوت بڑہا رہی ہین لارڈ موصوف نے بیان کیا کہ صرف بحری قوت کا بہروسہ پر ابہی بری قوت کو نہ بڑہانا خلاف دانائی ہے اسلئے ہمین چاہئے کہ ہر جگہ رائفل کلبین قائم کیجائین۔

اخبار ڈیلی میل کیپ ٹاون کے ایک تار سے مظہر ہے کہ میفکنگ کی رہائی کے لئے جو پلیٹ فوج روانہ ہوئی وہ ورابرگ سے گذر رہی۔ اب جنرل ہنٹر کی فوج میفکنگ سے ۹۰ میل کے فاصلہ پر ہے

ریوٹر کا نامہ نگار کمبرلے سے تار دیتا ہے کہ برٹش گشتی جماعتین فورٹیمیس سٹریمیس سے ٹرانسوال مین داخل ہوئین۔

مسٹر چیمبرلین نے کل برمنگہم مین اثناے سپیچ مین بیان کیا کہ جنگ جنوبی افریقہ کے بعد انتظام کی حالت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم دونون فریق گورنمنٹون کو آزادی دینے پر راضی نہین ہو سکتے اون کی ممالک کو ہر مجسٹی کوئن وکٹوریا کی سلطنت مین داخل کرنا ضروری ہے اور ان ممالک مین افریقہ کے دیگر برٹش ممالک کے مطابق برٹش جہنڈا لہرائیگا شخصی آزادی ضرور بحال رہیگی اختتام جنگ کے بعد چند روز تک تو فوجی زور سے حکومت رہیگی اور جب ہر طرح سے امن کا یقین ہو جائیگا تو ہر مجسٹی کی گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ فری سٹیٹ و ٹرانسوال کی حکومت دیگر نوآبادیون کے مانند وہین کی رعایا کے اختیار مین دیجائیگی۔

رپورٹ کیا جاتا ہے کہ فری سٹیٹ والون نے اپنے لشکرگاہ مین ایک مجلس منعقد کی تہی جسمین فیصلہ ہوا کہ دریاے ویل کو عبور نکیا جاے۔

لارڈ رابرٹس ریپیسر وٹ سے تار دیتے ہین کہ راستہ اسقدر دشوار گذار ہے کہ ہمارا بہت سا سامان رسد پیچہے رہگیا ہے مگر مین علی الصباح حتی الامکان کرونسٹاڈ کی طرف بڑہونگا۔

ریوٹر کا نامہ نگار ۱۰ ماہ حال کو سینیکال سے تار دیتا ہے کہ فری سٹیٹ والون کی ایک بڑی فوج تھیبانچو کیجانب اوسی راہ مین جمع ہو رہی ہے جو شمال سے جنوب کیجانب اور وہان سے مشرق کیطرف گئی ہے کل شام کو برٹش فوج نے تھیبانچو اور لیڈی برانڈ کے درمیان ایک جگہ قیام کیا۔

لیڈی سمتھ مین جنرل بولر کی فوج بڑی سرگرمی دکہلا رہی ہے رپورٹ کیا جاتا ہے کہ نٹال کے نامہ نگارون کو انکی فوج کی نقل و حرکت کی پوشیدہ رکہنے کا حکم ہوا ہے۔

**پونہ کا محرم** ۔ امسال قحط اور دیگر اغراض کے باعث پونہ میں محرم کی زیادہ دھوم دھام نہ تھی ۱۰ شب کو وہاں کے تعزیے گشت کو نکلے ۔ قصابوں کا تعزیہ بہت عمدہ بنا ہوا تھا پونہ کے مشہور گھوڑے پیر کا تعزیہ امسال بہت عمدہ آراستہ کیا گیا تھا ۔ اس تعزیہ میں موجودہ جنگ کے نقشے برائے الیش لگائے گئے تھے جس سے تعزیہ کی زیب و زینت بڑھ گئی تھی تعزیوں کے گشت کے وقت پولیس کا معقول انتظام تھا نیز شب کو سٹی مجسٹریٹ نے شہر میں گشت لگایا اور ہر تعزیہ کو ملاحظہ فرمایا ۔

**سالگرہ** ۔ ہز ہائنس ٹھاکر صاحب ریاست موربی ... مہاراجہ کی ۲۲ مئی سنہ حال کو ۳۲ ویں سالگرہ تھی صبح کے وقت ۳۲ توپیں سلامی کی سر کی گئیں ۔ اور دن کے دس بجے دربار منعقد کیا گیا جس میں ۵ ہزار اشخاص حاضر تھے ... العظیم دیگر ہر کے بعد وہاں کے ۴ ہزار باشندوں کو ایک ... ضیافت دی گئی تھی

**تشریف آوری** ۔ منگل کی صبح کو ہندوستان کی ... چنگیز آبادی سے ہز اکسلنسی گورنر جنرل گرنل گیلار دوہ فرانسیسی جہاز ... سے ملاقوے اپنی دو لڑکیوں اور لیڈی صاحبہ کے ہمراہ بمبئی آئے جبکہ ۹ بجے جہاز سے آپکی جھنڈی اتری اور ساڑھے سات بجے جہاز بمبئی کی گودی میں لنگر انداز ہوا ۔ انکے استقبال کے لئے افواج ... افسر جنرل و سٹرپس اور ڈگلس ... نے ... اپولو بندر ... میں حاضر تھے ... پلٹن کے ۱۰۰ سپاہیوں کا ایک دستہ ... حاضر تھا جسنے ہتھیار جھکا کر ہز ایکسلنسی کو سلامی دی ۔ گورنر جنرل صاحب موصوف جنرل و سٹرپس کے ہمراہ اسپلینڈ ہوٹل کو روانہ ہوگئے ۔ ۱۰ توپیں فیر کی گئیں ۔

تہرا ایچ میں میلہ سید سالار کے متعلق حکم ہوا ہے کہ آلودہ علاقوں سے کسی کو یہاں کا ریلوے ٹکٹ ۱۰ مئی سے ... تک نہ ملے ۔

سندی فوج کے لئے آسٹریلیا سے ۴۰۰ گھوڑے منگوائے گئے ایک رسالہ کلکتہ میں پہونچ گئی ہے ۔

۲۳ ویں بنگال لینسرز کے کپتان جینی صاحب جو افریقہ گئے تھے ۱۴ مارچ کو زخمی ہو کر قیدی ہو گئے ۔

۸ مئی کو مسعود وزیریوں نے چھاپہ مارا ۲۰۰ اونٹ لے گئے چوکی سے ۴ میل کا فاصلہ تھا فوج بھیجی گئی لیکن پتہ نہ پایا ۔

ملاکنڈ فیلڈ فورس کا صدر مقام کہار سے ملاکنڈ کو تبدیل ہو گیا ۔

بنگلور میں ۱۰ ویں پلٹن مدراس کے ۴ اچھوت سپاہی گرفتار کئے گئے کہ پولیس کے ساتھ سخت ہنگامہ کیا تھا ۔

احمد آباد میں وبائے ہیضہ بطور شدت پھیلتی جاتی ہے اصل وجہ خراب پانی باعث قحط ہے ۔

بمبئی میں ... ایک ... کے ۱۶ آدمی کی لڑکی غائب ہو گئیں شاید دبائی گئیں ...

کانپور میں بلوہ ... کی پاداش میں تعزیری پولیس کے ۴۰۰ سپاہی متعین کئے گئے ۔

بنارس کی خبر ہے کہ ... کی بگھی کے لئے ۵ سو ... گھاٹ میں ایک ... بنا ہے یہاں طاعون کی تین واردات معلوم کی گئی ہیں اور یہ سب باہر کے مسافروں میں ہیں ۔ علیحدہ احتیاطی کارروائی کر کے ... رکھا

... کے متصل طاعون کیمپ قائم کیا گیا ہے جسکا ... کا عام چرچا ہے لیکن راست غالب ہے کہ تمامی حکام نے بات کا ... طاعون کی جھوٹی خبروں سے خلقت کو پریشان کر دیا ۔ حالانکہ جسکو مریض طاعون سمجھا گیا تھا وہ دوسری مرض میں مبتلا تھے

... کانگریس کے لئے ... بیرون بھاٹی دروازہ زمین کرایہ پر لی گئی ہے ... سالانہ جلسہ لاہور میں ... ہوگا ... عمارت ہوگی ... ۴۰۰۰ جمع کیا گیا ۔ تمام پنجاب کا حصہ ... کوہستان ... میں ژالہ باری بھی ہوئی ۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ۱۰ کی رات کو بھاری بارش ہوئی ۔ اولے بھی پڑے ۔ بجلی گرنے سے بھی دو آدمی مر گئے ۔ فصلوں کا نقصان ضرور ہے انڈس ندی طغیانی پر ہے ۔ پل توڑ دیا گیا ہے موسم خنک ہو گیا ہے ۔

مسٹر ایچ بلیکلی اول مددگار ریذیڈنٹ حیدرآباد دکن چھ ماہ کی رخصت پر ولایت جاتے ہیں ۔

## طاعونی شمار

| تاریخ | مریض طاعون | اموات طاعون | کل اموات |
|---|---|---|---|
| ۳ مئی ۱۹۰۰ | ۶۷ | ۴۳ | ۲۲۲ |
| ... | ۴۴ | ۴۳ | ۲۳۶ |
| ... | ۵۸ | ۶۵ | ۲۶۰ |
| ... | ۵۱ | ۵۶ | ۲۲۷ |
| ... | ۵۲ | ۳۷ | ۱۸۳ |
| ... | ۲۶ | ۵۶ | ۲۱۳ |
| ... | ۴۲ | ۲۲ | ۲۳۰ |

مطبع ... بمبئی ہندی بازار میں باہتمام حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر چھپ کر شائع ہوا